© rasailojaraid.com

فرمائیں اور مناظرے بھی کئے۔ دارالعلوم دیوبند میں چالیس برس تک مسلسل درسِ حدیث دے کر ۸۶۰ اعلیٰ استعداد کے صاحبِ طرز عالم دین، فاضل علوم اور ماہرین فنون پیدا کئے۔ آپ کا درسِ حدیث اُس دور میں امتیازی شان رکھتا تھا، اور مرجع علماء تھا۔ آپ کو علماءِ عصر نے محدّث عصر تسلیم کیا ــــ بیعت وارشاد کے راستہ سے ہزارہا تشنگانِ معرفت کو عارف باللہ بنایا اور آپ کو سلسلۂ طریقت ہندوستان سے گذر کر افغانستان اور عرب تک پہنچا۔ متعدد علمی تصانیف آپ نے ترکہ میں چھوڑیں ــــ

سیاسی خدمات ہندوستان کو غیر ملکیوں سے آزاد کرانے کے لئے ایک زبردست انقلابی تحریک چلائی جس کو ریولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں "ریشمی رومال کی تحریک" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ تحریک بہت زیادہ موثر تھی مگر راز میں نہ رہ سکی اور ناکام ہوگئی۔ پھر بھی اس کی آگ جن کے دلوں میں لگی ہوئی تھی انہوں نے آئندہ کام کرکے ہندوستان کو آزاد کرایا۔ آپ تقریباً پانچ برس مالٹا میں قید رہے ــ

حضرت مولانا عبداللہ صاحب امبیٹھوی رحہ

آپ حضرت بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے داماد تھے۔ حضرت کے تلامذہ میں سے بھی تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کے پاس عرصہ تک قیام رہا۔ سرسید رحہ نے آپ کو علی گڑھ بلاکر مسلم یونیورسٹی میں ناظم دینیات کے عہدہ پر فائز کیا۔ سرسید رحہ اس پر اظہارِ مسرت کیا کرتے تھے کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھی مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی نسبت سے خالی نہیں ہے۔ احقر نے بھی مولانا عبداللہ صاحبؒ سے اجازت حدیث حاصل کی ہے۔

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین صاحب نگینوی رحہ

آپ مشہور اطباء میں سے تھے۔ حکیم اجمل خاں صاحبؒ کے استاد تھے۔ طبیہ کالج دہلی کے ممتحن رہے۔ آخر دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی ہوگئے تھے۔ بااوقات بزرگ، معمولات کے شدّت سے پابند، ذاکر و شاغل، تہجد گذار اور شب بیدار لوگوں میں سے تھے۔ علم نہایت راسخ اور نکھرا ہوا تھا۔ ابتداً غازی پور میں قیام رہا۔ آخر میں دہلی کو وطن بنالیا تھا۔ اور وہیں وفات ہوئی ــــ

© rasailojaraid.com